

کتابِ دانیال - نمبر بانوے

پیشگوئی کا انکشاف: دانیال کی آخری چھ آیات کی سہ گانہ تطبیق اور تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی

Jeff Pippenger

2024-02-25

میلرائٹ تحریک میں علم میں اضافے پر لگی مہر کھول دی گئی اور اس نے بالخصوص، مگر صرف انہی تک محدود نہیں، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے اپنے آپ کو پروٹسٹنٹ کہنے والوں کو آزما یا۔ ساردس، وہ کلیسیا جو پاپائی بالادستی کی تاریکی سے نکل رہی تھی، انجیل کی زیادہ بھرپور سمجھ کی طرف رہنمائی کی جا رہی تھی، جو اُس وقت ظاہر ہونی تھی جب آسمانی مقدس آسمان میں کھولا جاتا۔ تیسرے فرشتے کی تحریک میں، 11 ستمبر 2001 کو علم میں اضافے پر لگی مہر کھول دی گئی اور اس نے دنیا بھر میں لاودیکی ایڈونٹسزم کو آزما یا۔ اسی وجہ سے، دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں پیش کی گئی وہ سچائی، جو علم میں اضافے کا سرچشمہ ہے، لاودیکی ایڈونٹسزم کی طرف سے مزاحمت کا شکار ہوئی۔

حقیقی بنیاد پر تعمیر کرنے والے چند وفادار معمار (1 کرنتھیوں 3:10، 11) حیران و پریشان ہو گئے اور رے کے کیونکہ جھوٹی تعلیمات کا ملبہ کام میں حائل ہو گیا تھا۔ نجمیہ کے زمانے میں یروشلیم کی فصیل پر معماروں کی طرح کچھ لوگ یہ کہنے کو تیار تھے: 'بوجھ اٹھانے والوں کی قوت کمزور پڑ گئی ہے، اور ملبہ بہت ہے؛ اس لیے ہم تعمیر نہیں کر سکتے۔' نجمیہ 4:10۔ ظلم و ستم، دھوکے، بدی، اور ہر اس رکاوٹ کے خلاف جو شیطان ان کی پیش رفت روکنے کے لیے گھڑ سکتا تھا، مسلسل جدوجہد سے تھک کر، کچھ جو وفادار معمار رہے تھے دل شکستہ ہو گئے؛ اور اپنی جائیداد اور جانوں کی سلامتی اور امن کی خاطر انہوں نے حقیقی بنیاد سے منہ موڑ لیا۔ اور دوسرے اپنے دشمنوں کی مخالفت سے بے خوف رہے اور یوں اعلان کیا: 'ان سے نہ ڈرو؛ خداوند کو یاد رکھو، جو عظیم اور ہیبت ناک ہے' (آیت 14)؛ اور وہ کام میں لگے رہے، ہر ایک نے اپنی تلوار اپنی کمر سے باندھ رکھی تھی۔ افسیوں 6:17۔

ہر زمانے میں خدا کے دشمنوں کو اسی نفرت اور حق کی مخالفت کی روح نے ابھارا ہے، اور اسی طرح کی چوکسی اور وفاداری اُس کے بندوں سے مطلوب رہی ہے۔ مسیح کے وہ الفاظ جو پہلے شاگردوں سے فرمائے گئے تھے، زمانے کے اختتام تک اُس کے پیروکاروں پر صادق آتے ہیں: 'جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں، وہ سب سے کہتا ہوں: جاگتے رہو۔' مرقس 13:37۔ عظیم کشمکش، 56۔

دانی ایل کی آخری چھ آیات کے پیغام کی پیشکش لاودیکیائی ایڈونٹسزم کی خود کفیل منسٹریوں کے ماحول میں شروع ہوئی، اور پھر وقت گزرنے کے ساتھ اس کا سامنا لاودیکیائی ایڈونٹسزم کے مشہور علمائے الہیات (اہل علم) سے ہوا۔ پیغام کو بدنام کرنے کی کوشش میں جو ہتھکنڈے اختیار کیے گئے، انہوں نے ہمیشہ انہی آیات کے بارے میں مزید روشنی اور زیادہ وضاحت پیدا کی جنہیں جانچ پرکھ اور حملوں کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ ان حملوں نے آخر کار ایسی نبوی تفہیمات تک رہنمائی کی جو پہلے پہچانی نہیں گئی تھیں، مگر بعد میں ثابت ہوئیں اور تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کا حصہ قرار پائیں۔

ملیرائٹس بائبل کی نبوت کی صرف چار سلطنتوں کو تسلیم کرتے تھے، لیکن 1844 کے کچھ ہی عرصے بعد یہ سمجھا گیا کہ ریاستہائے متحدہ مکاشفہ باب تیرہ کا زمین کا حیوان ہے، اور اس سمجھ سے یہ بات واضح ہوئی کہ پاپائیت محض رومی سلطنت کا حصہ نہیں تھی بلکہ حقیقت میں وہ بائبل کی نبوت کی پانچویں سلطنت تھی۔

ایک عظیم سرخ اژدھے، چیتے جیسے درندے اور برہ جیسے سینگوں والے درندے کی علامتوں کے تحت، یوحنا کو ان زمینی حکومتوں کا منظر دکھایا گیا جو خاص طور پر خدا کے قانون کو پامال کرنے اور اس کے لوگوں کو ستانے میں مصروف ہوں گی۔ یہ جنگ زمانے کے اختتام تک جاری رہتی ہے۔ خدا کے لوگ، جن کی علامت ایک مقدس عورت اور اس کے بچے تھے، نہایت قلیل تعداد میں دکھائے گئے۔ آخری دنوں میں صرف ایک باقی ماندہ گروہ ہی اب بھی موجود تھا۔ ان کے بارے میں یوحنا یوں کہتا ہے کہ وہ "جو خدا کے احکام پر قائم رہتے ہیں اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے ہیں۔"

بت پرستی کے ذریعے، اور پھر پاپائیت کے ذریعے، شیطان نے کئی صدیوں تک اپنی طاقت بروئے کار لائی تاکہ زمین سے خدا کے وفادار گواہوں کو مٹا دے۔ بت پرست اور پاپائی پیروکار اسی اژدھے کی روح کے زیر تحریک تھے۔ ان میں فرق بس اتنا تھا کہ پاپائیت، خدا کی خدمت کا دکھاوا کرتے ہوئے، زیادہ خطرناک اور سفاک دشمن تھی۔ رومیت کو آلہ بنا کر، شیطان نے دنیا کو قید کر لیا۔ خدا کی نام نہاد کلیسیا اس فریب کی صفوں میں شامل ہو گئی، اور ہزار برس سے بھی زیادہ مدت تک خدا کے لوگ اژدھے کے غضب کے نیچے دکھ سہتے رہے۔ اور جب پاپائیت اپنی قوت سے محروم ہوئی اور اسے ظلم و ستم سے باز آنا پڑا، تو یوحنا نے دیکھا کہ ایک نئی قوت ابھر رہی تھی جو اژدھے کی آواز کی بازگشت کر رہی تھی اور اسی ظالمانہ اور کفر آمیز کام کو آگے بڑھا رہی تھی۔ یہ قوت، جو کلیسیا اور خدا کی شریعت کے خلاف جنگ چھیڑنے والی آخری قوت ہے، کی علامت ایک ایسے درندے سے کی گئی تھی جس کے برہ جیسے سینگ تھے۔

"لیکن نبوتی قلم کی سخت اور بے لاگ تصویر کشی اس پُر امن منظر میں ایک تبدیلی ظاہر کرتی ہے۔ برہ جیسے سینگوں والا درندہ اژدھا کی آواز میں بولتا ہے، اور 'اس کے سامنے پہلے درندے کی ساری قدرت کو برتا ہے۔' نبوت اعلان کرتی ہے کہ وہ زمین پر بسنے والوں سے کیے گا کہ وہ درندے کی ایک شبیہ بنائیں، اور یہ کہ "وہ سب کو، چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب، آزاد اور غلام، ان کے دینے ہاتھ میں یا ان کی پیشانیوں پر ایک نشان لینے کو مجبور کرتا ہے؛ اور یہ کہ کوئی آدمی خرید یا فروخت نہ کر سکے، مگر وہی جس کے پاس وہ نشان، یا درندے کا نام، یا اس کے نام کا عدد ہو۔" یوں پروٹسٹنٹ ازم پاپائیت کے نقش قدم پر چلتا ہے۔" سائنز آف دی ٹائمز، 1 نومبر، 1899۔

جب دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات کی مہر کھل گئی، تو یہ پہچانا گیا کہ ان چھ آیات میں واضح کیا گیا پورا تسلسل ان تین قوتوں کے باہمی تعاملات سے متعلق ہے جنہیں سسٹر وائٹ نے ابھی ابھی "بت پرستی"، "پاپائیت" اور "پروٹسٹنٹ ازم" کے طور پر شناخت کیا تھا۔ دشمن نے یہ دلیل دی کہ آیت اکتالیس کی "جلال کی زمین" یا تو پروٹسٹنٹ ازم یا سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی علامت ہے، لیکن "جلال کی زمین" ریاستہائے متحدہ ہے، اور آیت اکتالیس میں شمال کا بادشاہ (پاپائیت) اتوار کے قانون کے جلد نفاذ پر ریاستہائے متحدہ پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔ وہ شیطانی غلطی جو "جلال کی زمین" کو ریاستہائے متحدہ کے سوا کسی اور چیز کے طور پر قرار دیتی ہے، اس لیے بنائی گئی ہے کہ مرد و زن اس حقیقت کو نہ پہچان سکیں کہ 1989 میں سوویت یونین کے انہدام کے بعد، دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں جس دور کی نمائندگی کی گئی ہے، اس میں اگلا نبوتی واقعہ قریب الوقوع اتوار کا قانون ہے۔

سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹوں کے لیے، اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت اکتالیس خدا کی کلیسیا کے لیے آزمائشی مدت کے خاتمے کی نشاندہی کر رہی ہے، اور لودکیائی ایڈونٹسٹوں کے لیے سب سے آخری بات جو وہ سنا چاہیں گے یہ ہے کہ ان کی آزمائشی مدت ختم ہوتی جا رہی ہے! خداوند نے استدلال کو اس مقام تک پہنچایا جہاں یہ تسلیم کیا گیا کہ جب بت پرست روم نے 31 قبل مسیح میں جنگ ایکٹیم میں دنیا پر اختیار حاصل کیا، تو اسے پہلے تین جغرافیائی طاقتوں کو فتح کرنا پڑا، جیسا کہ دانی ایل باب آٹھ میں اس کی نمائندگی کی گئی ہے۔

اور ان میں سے ایک سے ایک چھوٹا سا سینگ نکلا جو جنوب کی طرف اور مشرق کی طرف اور سرزمین دلپسند کی طرف بہت بڑھا۔ دانی ایل 8:9

یہ ایک مسلمہ حقیقت تھی کہ "جنوب"، "مشرق" اور "سرزمین دلپسند" ان تین جغرافیائی علاقوں کی نمائندگی کرتے تھے جن پر بت پرست روم نے قبضہ کر لیا تھا، جب وہ کتاب مقدس کی پیشینگوئی کی چوتھی بادشاہی کے طور پر زمین کے تخت پر متمکن ہوا۔ اسی حقیقت کے ساتھ یہ امر بھی وابستہ تھا کہ پاپائی روم کو بھی تین جغرافیائی قوتوں پر غالب آنا تھا، جب وہ کتاب مقدس کی پیشینگوئی کی پانچویں بادشاہی کے طور پر، جیسا کہ دانی ایل کے ساتویں باب میں بیان ہے، زمین کے تخت پر متمکن ہوا۔

میں نے سینگوں پر غور کیا، اور دیکھو، ان کے درمیان سے ایک اور چھوٹا سا سینگ نکلا، جس کے سامنے پہلے سینگوں میں سے تین جڑ سے اکھاڑے گئے؛ اور دیکھو، اس سینگ میں انسان کی آنکھوں کی مانند آنکھیں تھیں، اور ایک منہ جو بڑی بڑی باتیں بولتا تھا۔ دانی ایل 7:8۔

اکتالیسویں آیت کی "دلپسند زمین" کے بارے میں چھڑی ہوئی بحث میں خداوند نے یہ واضح کیا کہ نبوت میں روم کی تین صورتیں ہیں: بت پرست روم، جس کے بعد پاپائی روم آیا، اور پھر آخری ایام کا روم جسے ہم نے "جدید روم" کہا۔ نبوت کی دو مضبوط اور قائم شدہ سچائیوں کی بنیاد پر، پہلی یہ کہ خدا کبھی نہیں بدلتا، اور دوسری یہ کہ سچائی دو گواہوں کی شہادت سے قائم ہوتی ہے، ہم نے بغیر کسی تذبذب کے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ دانی ایل کے باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں شمال کے بادشاہ کے لیے موجود تین رکاوٹیں لازماً تین جدید جغرافیائی طاقتوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔

یسوع مسیح کل، آج اور ابد تک یکساں ہے۔ عبرانیوں 13:8۔

تمہاری شریعت میں یہ بھی لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی سچی ہے۔ یوحنا 8:17۔

اس شناخت نے اس نتیجے کی تصدیق کر دی جو ہم پہلے ہی اخذ کر چکے تھے، کیونکہ ہم "جلالی زمین" کو ایک جغرافیائی قوت (ریاست ہائے متحدہ) کے طور پر پہچانتے آئے تھے، اور اس احمقانہ خیال کو رد کر دیا تھا کہ وہ ایک کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہے، جو کہ ایک روحانی قوت ہے۔ ہم نے یہ موقف اس عقیدے کی بنیاد پر اختیار کیا جس کی ہمیشہ تصدیق ہوتی رہی ہے، کہ خدا کے کلام میں کوئی اتفاقی بات نہیں ہوتی۔ بہت سی شہادتوں سے یہ واضح ہے کہ آخری ایام میں خدا کی کلیسیا ایک پہاڑ ہے۔

اور آخری ایام میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم ہوگا اور پہاڑیوں سے بھی بلند کیا جائے گا، اور سب قومیں اس کی طرف امڈ آئیں گی۔ اور بہت سے لوگ جائیں گے اور کہیں گے: آؤ، ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں، یعقوب کے خدا کے گھر میں جائیں؛ وہ ہمیں اپنی راہوں کی تعلیم دے گا اور ہم اس کے راستوں میں چلیں گے، کیونکہ شریعت صیون سے نکلے گی اور خداوند کا کلام یروشلم سے۔ یسعیاہ 2:2، 3۔

جن لوگوں نے یہ تجویز پیش کی کہ "جلالی زمین" ایک کلیسیا ہے، اور اکثر اوقات انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا ہے، انہوں نے ایسا اس لیے کیا کہ دانی ایل اس زمین کو "جلالی" قرار دیتا ہے، اور ان کی سطحی منطق نے یہ نتیجہ نکالا کہ چونکہ پینتالیسویں آیت میں "جلالی مقدس پہاڑ" یقیناً خدا کی آخری ایام کی کلیسیا ہے، اس لیے "جلالی زمین" بھی لازماً کلیسیا ہی ہوگی۔ آخرکار، دونوں میں "جلالی" کی صفت پائی جاتی ہے۔

خدا کے کلام میں کوئی غلطی نہیں ہے، اور جب دانی ایل لفظ 'زمین' کو 'جلالی' کے ساتھ جوڑ کر استعمال کرتا ہے، اور چار آیات بعد وہ لفظ 'مقدس پہاڑ' کو 'جلالی' کے ساتھ جوڑتا ہے، تو دانی ایل زمین اور پہاڑ کے درمیان ایک ارادی امتیاز واضح کر رہا تھا۔ لفظی طور پر 'جلالی زمین' یہوداہ ہے، اور خدا کا ہیکل شہر یروشلم ہی میں قائم کیا گیا تھا۔ یروشلم، یا ہیکل، کو خدا کی کلیسیا سمجھا جا سکتا

ہے، لیکن جس سرزمین میں یروشلم واقع ہے وہ یہوداہ کی سرزمین ہے۔ جب تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کے ساتھ معرفت میں اضافہ ہوا تو بہت سے حقائق قائم ہوئے، لیکن یہاں ہم صرف اس نبوت کا پس منظر بیان کر رہے ہیں جو روم کے تین مظاہر کی نشان دہی کرتی ہے۔

جب ہم نے یہ پہچانا کہ بت پرست اور پاپائی روم نے ایسے دو گواہ فراہم کیے جنہوں نے جدید روم کی پیشگوئیوں کو ثابت کیا، تو ہم نے تعبیر کا وہ اصول پہچانا جسے میں نے "پیشگوئی کے ساتھ گانہ اطلاق" کا نام دیا۔ کچھ اور لوگ بھی تھے جنہوں نے بعض پیشگوئیوں کی ساتھ گانہ تکرار جیسے تصورات اختیار کیے تھے، لیکن جس تعریف پر ہم پہنچے، آج بھی ہم اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ یہ سمجھنا اہم ہے کہ پیشگوئی کے ساتھ گانہ اطلاق کے اس قاعدے کو، جسے Future for America کثرت سے لاگو کرتی ہے، دانیال باب گیارہ کی آخری چھ آیات پر بحث کے دوران واضح کیا گیا، لیکن اتنا ہی اہم ہے کہ اسی بحث نے پہلی مرتبہ یہ شناخت کرائی کہ پیشگوئی کا ساتھ گانہ اطلاق روم سے متعلق ہے۔ ملیرائٹس تاریخ میں ایک بحث یہ تھی کہ آیا Antiochus Epiphanes دانیال کی قوم کے "غارت گر" تھے، یا جیسا کہ ملیرائٹس سمجھتے تھے، "غارت گر" روم تھا۔ یہ اس لیے اہم ہے کہ دانیال کی قوم کے "غارت گر" کے طور پر روم ہی وہ تھے جو دانیال باب گیارہ، آیت چودہ میں "رویا کو قائم" کریں گے۔

اور اُن زمانوں میں بہت سے لوگ جنوب کے بادشاہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے؛ اور تیرے لوگوں میں سے بھی لٹیرے روپا کو قائم کرنے کے لیے اپنے آپ کو بلند کریں گے؛ لیکن وہ گر پڑیں گے۔ دانی ایل 11:14.

جب ہم نے پہلی بار نبوت کے تین گانہ اطلاق کو سمجھا تو یہ اس حقیقت سے واضح ہوا کہ بائبل کی نبوت میں روم کے تین ظہور ہیں۔ روم نے، جس طرح اس نے ملیرائٹس تاریخ میں کیا تھا، تیسرے فرشتے کی بڑھتی ہوئی روشنی کی روپا کو قائم کیا۔ ملیرائٹس تاریخ میں یہ فہم تھا کہ بت پرستی اور پاپائیت وہ قوتیں ہیں جنہوں نے مقدس اور لشکر کو پامال کیا، اور یہی سچائی کا وہ ڈھانچہ بنا جس پر ملر نے اپنی "تمام" نبوی تفہیمات استوار کیں۔ دانیال باب گیارہ کی آخری چھ آیات نے سچائی کا ایک ڈھانچہ قائم کیا جس پر فیوچر فار امریکہ نے اپنی تمام نبوی اطلاقات استوار کی ہیں۔ وہ ڈھانچہ اژدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کی تین ویران گر قوتیں ہیں جو دنیا کو ہرمدون کی طرف لے جاتی ہیں۔

یہ ڈھانچہ اس ادراک پر مبنی ہے کہ بت پرست روم اور اس کے بعد آنے والا پاپائی روم دو ایسے گواہ فراہم کرتے ہیں جو جدید روم کی تشکیل کی شہادت دیتے ہیں، اور یہ کہ جدید روم روحانیت پرستی کے اڑیے (اقوام متحدہ)، کیتھولکیت کے درندے (پاپائیت)، اور مرتد پروٹسٹنٹ ازم کے جھوٹے نبی (امریکہ) کے ساتھ رخی اتحاد پر مشتمل ہے۔ اسی ڈھانچے کو ہم نبوت کی تہری تطبیق قرار دیتے ہیں۔ آئندہ مضامین میں ہم نبوت کی ان مختلف تہری تطبیقات پر گفتگو کریں گے جن کی نشاندہی ہو چکی ہے، اور جو تین فرشتوں کی بڑھتی ہوئی روشنی کے ساتھ ڈھانچے کی تشکیل کرتی ہیں۔

ہم روم کے تین مظاہر کے ساتھ گنا اطلاق کا جائزہ لیں گے، جو جدید روم کے سیاسی اور مذہبی ڈھانچے کی نشاندہی کرتے ہیں، جیسے سسٹر وائٹ نے چرچ کرافٹ اور اسٹیٹ کرافٹ کہا۔ اس ڈھانچے کو اس طرح پہچانا جاتا ہے کہ بت پرست روم کی نبوتی خصوصیات کو پاپائی روم کی نبوتی خصوصیات کے ساتھ یکجا کیا جاتا ہے، تاکہ جدید روم میں ان خصوصیات کی نشاندہی اور تثبیت کی جا سکے۔

ہم بابل کے تین مظاہر کے ساتھ گانہ اطلاق کا جائزہ لیں گے، جن کی نمائندگی نمود، نبوکدنصر اور بلشضر کرتے ہیں، جو مرد گناہ کے اس تکبر کی نشاندہی کرتے ہیں جو خدا کے بیکل میں بیٹھا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ خدا ہے، اور جیسے اشعیاء نے "متکبر آشوری" کے طور پر شناخت کیا۔ پاپائی تکبر، جو بائبل کی نبوت کا موضوع ہے، کو بائبل کی نبوی علامتوں کو بابل کی نبوی علامتوں کے ساتھ یکجا کر کے پہچانا جاتا ہے تاکہ جدید بابل کی خصوصیات کی شناخت اور تعین کیا جا سکے۔

ہم ایلیاہ کے تین ظہور کے تہرے اطلاق کا مطالعہ کریں گے، جیسا کہ ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ذریعے نمایاں کیا گیا، جو آخری دنوں میں "بیابان میں پکارنے والی آواز" کی نشان دہی کرتا ہے۔ آخری دنوں میں "بیابان میں پکارنے والی آواز" ایک مخصوص نگہبان کی نمائندگی کرتی ہے جو ایک تحریک ہے، اور ایک ایسی تحریک میں دو گواہوں کی نشاندہی کرتی ہے جس کی ابتدا اور انتہا ایک جیسی ہے۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ پہلے اور دوسرے کے بغیر تیسرا فرشتہ ہو ہی نہیں سکتا، لہذا ایک سطح پر پہلے فرشتے کی تحریک کو تیسرے فرشتے کی تحریک سے جدا کرنا ناممکن ہے، اور دونوں تحریکیں ایک ایسے نگہبان کی صورت میں پیش کی گئی ہیں جس کی تمثیل ایلیاہ اور یوحنا بپتسمہ دینے والے میں ملتی ہے۔

قلم اور آواز کے ذریعے ہمیں اعلان کی صدا بلند کرنی ہے، ان کی ترتیب دکھاتے ہوئے، اور ان پیشگوئیوں کے اطلاق کو واضح کرتے ہوئے جو ہمیں تیسرے فرشتے کے پیغام تک لے آتی ہیں۔ پہلے اور دوسرے کے بغیر تیسرا نہیں ہو سکتا۔ یہ پیغامات ہمیں دنیا کو مطبوعات میں، خطابات میں دینے ہیں، نبوتی تاریخ کے سلسلے میں ان باتوں کو دکھاتے ہوئے جو ہو چکی ہیں اور جو ہونے والی ہیں۔ منتخب پیغامات، کتاب 2، 105.

ہم اس قاصد کی تین نمودات کے تہرے اطلاق کا جائزہ لیں گے جو راستہ تیار کرتا ہے تاکہ عہد کا فرشتہ ناگہاں اپنی ہیکل میں آجائے، جیسا کہ اس کی نمائندگی یوحنا بپتسمہ دینے والے اور ولیم ملر کرتے ہیں۔ آخری نگہبان نبوت کا ایک موضوع ہے، جسے یوحنا بپتسمہ دینے والے اور ولیم ملر کی نبوی خصوصیات کو یکجا کر کے پہچانا جاتا ہے تاکہ ملاکی باب تین کی حتمی تکمیل کی شناخت ہو سکے۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند جس کی تم تلاش کرتے ہو اچانک اپنے ہیکل میں آئے گا، یعنی عہد کا قاصد جس میں تم مسرت رکھتے ہو۔ دیکھو، وہ آئے گا، لشکروں کا خداوند فرماتا ہے۔ ملاکی ۳:۱

ہم اسلام کے تین مظاہر کی تہری تطبیق پر غور کریں گے، جیسا کہ مکاشفہ کے باب آٹھ اور نو کی پہلی اور دوسری خرابی میں اسلام کی پیشگوئیوں کی خصوصیات کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہے، جو مکاشفہ کے باب دس اور گیارہ میں متعین تیسری خرابی میں اسلام کی پیشگوئیوں کی خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ہم ان باتوں کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

کسی کو اپنا دماغ نہ بنائیں؛ کسی کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کی جانب سے سوچے، تحقیق کرے، اور دعا کرے۔ یہ وہ ہدایت ہے جسے ہمیں آج دل میں بٹھا لینے کی ضرورت ہے۔ آپ میں سے بہت سے لوگ اس بات پر قائل ہیں کہ خدا کی بادشاہی اور یسوع مسیح سے متعلق قیمتی خزانہ اسی بائبل میں ہے جسے آپ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کوئی دنیاوی خزانہ کڑی محنت کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ پھر آپ کیوں توقع رکھتے ہیں کہ آپ خدا کے کلام کے خزانے بغیر مقدس صحائف میں لگن سے تلاش کیے سمجھ لیں گے؟

بائبل کا مطالعہ کرنا مناسب اور درست ہے؛ لیکن آپ کی ذمہ داری وہاں ختم نہیں ہوتی؛ کیونکہ آپ نے اس کے صفحات کو خود کھنگالنا ہے۔ خدا کی پہچان ذہنی محنت اور حکمت کے لیے دعا کے بغیر حاصل نہیں کی جا سکتی، تاکہ آپ سچائی کے خالص دائے میں سے وہ بھوسا الگ کر سکیں جس کے ساتھ انسانوں اور شیطان نے تعلیماتِ حق کو بگاڑ کر پیش کیا ہے۔ شیطان اور اس کے انسانی کارندوں کے گٹھ جوڑنے کوشش کی ہے کہ غلطی کے بھوسے کو سچائی کی گندم کے ساتھ ملا دیں۔ ہمیں پوشیدہ خزانے کی لگن سے تلاش کرنی چاہیے، اور آسمان سے حکمت مانگنی چاہیے تاکہ انسانی اختراعات کو الہی احکام سے الگ کر سکیں۔ روح القدس اس تلاش کرنے والے کی مدد کرے گا جو منصوبہ نجات سے متعلق عظیم اور قیمتی سچائیوں کا خواہاں ہو۔ یہ حقیقت سب کے دلوں پر

نقش ہونی چاہیے کہ کلام مقدس کا سرسری مطالعہ کافی نہیں۔ ہمیں تلاش کرنا چاہیے، اور اس کا مطلب ہے کہ اس لفظ کے جتنے تقاضے ہیں وہ سب پورے کیے جائیں۔ جس طرح کان کن زمین کو بے تابی سے کھنگالتا ہے تاکہ اس کی سونے کی رگیں دریافت کرے، اسی طرح آپ کو خدا کے کلام کو اس پوشیدہ خزانے کے لیے کھنگالنا ہے جسے شیطان مدتوں سے انسان سے چھپانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ خداوند فرماتا ہے، 'اگر کوئی اُس کی مرضی پر چلنا چاہے، تو وہ اس تعلیم کو جان لے گا۔' یوحنا 7:17۔ مسیحی تعلیم کے بنیادی اصول، صفحہ 307۔